بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعترافاتِ صحیح بخاری

یعنی

حق بزبانِ باطل

تالیف

خطیبِ انقلاب مولانا سید عباس ارشاد نقوی

ڈرنا تو فاروق میاں کی ہیبت کا ثبوت ہے (مگر نہ جانے کیوں یہ ہیبت میدانِ جنگ میں خود ان کے ساتھ کہاں فرار ہو جاتی تھی) لیکن شیطان کا ان کو دیکھ کر راستہ بدلنا سمجھ میں نہیں آتا کیوں کہ جو شیطان اللہ سے نہیں ڈرا وہ اگر عمر کے خوف سے راستہ بدل رہا ہے تو پھر فاروق میاں، صرف رسولؐ ہی نہیں بلکہ اللہ سے بھی زیادہ حق دارِ اقتدار ہیں ورنہ شیطان کا راستہ بدلنا صرف ایک ہی بات پر دلالت ہے اور وہ یہ ہے کہ جس راستے پر فاروق میاں چل رہے ہوں اس پر شیطان کے چلنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

(85) "رسولؐ نے حضرت علیؑ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیح دی۔"

﴿جلد 2، کتاب المناقب، باب 391، حدیث 903، صفحہ 403﴾

سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰؑ سے تھی۔"

نتیجہ: صحیح بخاری میں اس روایت کے بعد حضرت علیؑ نبیؐ کے خلیفہ بلافصل ہیں اس پر شک کرنا سوائے حماقت کے اور کیا ہے؟ رسولؐ اپنے کو موسیٰؑ جیسا اور حضرت علیؑ کو موسیٰؑ کے وصی حضرت ہارونؑ جیسا کہہ رہے ہیں جب جیسے موسیٰؑ اور ہارونؑ کے بیچ میں کوئی خلیفہ نہیں مانا جا سکتا ویسے ہی مولا علیؑ کو نبی کے فوراً بعد خلیفہ مانا جائیگا، یہ روایت بہت واضح دلیل ہے کہ حضرت علیؑ ہی جانشین رسولؐ ہیں۔

حدیث کو سیاق و سباق سے پڑھ لینے کے بعد کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضور علیہ السلام نے اپنے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلا فصل کا اعلان فرمایا بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ غزوہ تبوک میں جاتے وقت بچوں کی حفاظت اور ضروریات زندگی پورا کرنے کے لیے حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو گھر میں چھوڑ دیا اگر اس ارشاد میں خلافت بلا فصل کا اشارہ ہوتا تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا جواب یہ نہ ہوتا کہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں اس عرض کا مقصد یہ تھا کہ گھر میں رہنا تو ان افراد کا کام ہے جو جہاد نہ کر سکتے ہوں اس پر رسول اللہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا گھبراو مت اور تمہیں اس امر پر راضی ہو جانا چاہیے کہ تمہارا معاملہ اس سلسلے میں کچھ ایسا ہی ہے جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر اللہ سے ہمکلامی کے لیے جاتے وقت اپنے گھر بار اور اہل و عیال کی حفاظت کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑے گئے تھے

اگر رافضی یہ خیال کریں کہ اس تشبیہ میں صرف اس قدر مشابہت ہے کہ جس طرح حضرت موسٰی علیہ السلام کے بعد خلیفہ بلافصل جناب ہارون علیہ السلام تھے اسی طرح حضور علیہ السلام کے خلیفہ بلافصل حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں تو ہم عرض کریں گے کہ یہ بھی لغو اور باطل طاویل ہے کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام تو حضرت موسٰی علیہ السلام کی حیات مقدسہ میں ہی اس دار فانی سے رحلت فرما گئے تھے لہذا ان کا خلیفہ موسٰی اور وہ بھی بلافصل کس طرح ثابت ہو سکتا ہے کیا خلیفہ وہی ہوتا ہے جو دنیا سے پہلے رخصت ہو اور جو خلیفہ بنانے والا ہو وہ بقید حیات ہو؟

سنی لائبریری

ومن سورة هود

وكان عرشه على الماء ٧

٢٣٥ ــ ١٢ ــ فرات قال: حدثني عبيد بن كثير معنعناً:

عن الحسن بن علي بن أبي طالب عليه [أ: عليهما] السلام قال: شهدت [مع. أ، ب] أبي عند عمربن الخطاب وعنده كعب الأحبار [رضي الله عنه. ر] وكان رجلاً قدقرأ التوراة و كتب الانبياء عليهم [الصلاة و. ر] السلام فقال له عمر: يا كعب من كان أعلم بني إسرائيل بعد موسى [بن عمران. ر. عليه (الصلاة. ر) و السلام. ب، ر] ؟ قال: [كان أعلم بني اسرائيل بعد موسى. ر، ب] [بن عمران. ر] يوشع بن نون و كان وصي موسى [بن عمران. ر. من. أ، ب] بعده و كذلك كل نبي خلا من قبل موسى [بن عمران. ر] و من بعده كان له وصي يقوم في أمته من بعده.

فقال له عمر: فمن وصي نبينا و عالمنا؟ أبوبكر؟ قال: و علي ساكت لايتكلم، فقال كعب: مهلاً [يا عمر. ب] فان السكوت عن هذا أفضل، كان أبوبكر رجلاً حظي [ب: حظياً] بالصلاح فقدمه المسلمون لصلاحه، ولم يكن بوصي، فان موسى [بن عمران (ص). ر] لماتوفي أوصى إلى يوشع بن نون فقبله طائفة من بني إسرائيل و أنكرت فضله طائفة فهي التي ذكر الله [أ: ذكرت] في القرآن: (فآمنت طائفة من بني إسرائيل و كفرت

---

٢٣٥. هذا الحديث فيه نقاط ضعف و نقاط قوة و هي واضحة للناقد البصير. وبالنسبة للشطر المرتبط بسورة الاسراء أخرج السيوطي في الدر المنثور عن ابن مردويه بسنده عن علي (رض) في الآية قال: كان الليل و النهار سواء فمحا الله آية الليل فجعلها مظلمة وترك آية النهار كما هي.

في أ: تعالى من أنجمة السماء كأكبر.

في ر: و من سورة هود النبي عليه الصلاة و السلام.

رد رافضیت
RADDE_RAFZIAT

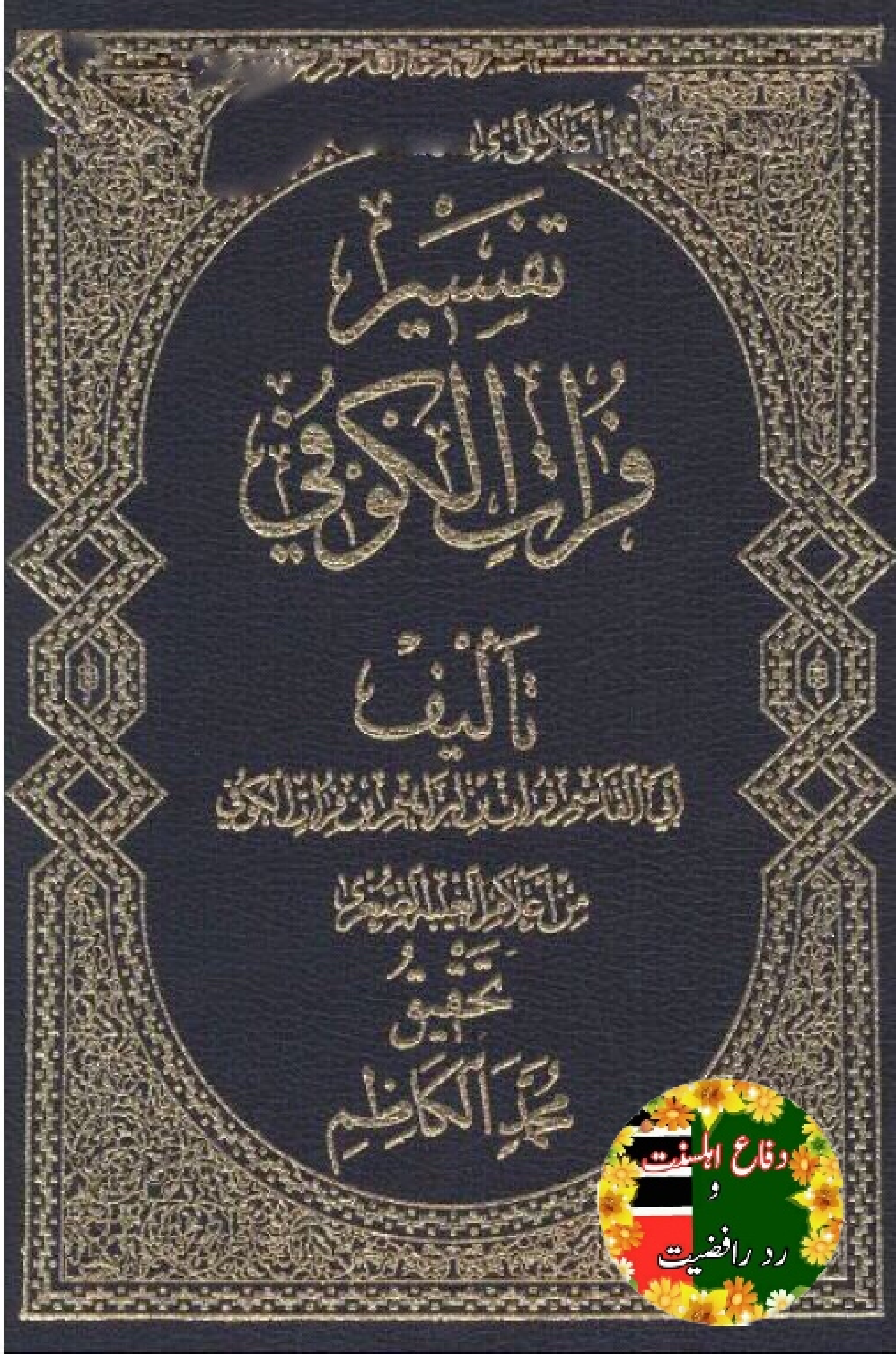

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خلافت کس کو ملی؟ تفسیر فرات الکوفی میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ وہ حضرت یوشع بن نون تھے

عن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام قال شھدت ابی عند عمر بن الخطاب وعندہ کعب الحبار (رضی اللہ عنہ) وکان رجلاً قد قرا التوراۃ وکتب النبیاء علیہ السلام فقال لہ عمر یاکعب من کان اعلم بنی اسرائیل بعد موسی علیہ السلام قال (کان اعلم بنی اسرائیل بعد موسی) یوشع بن نون

کتاب تفسیر فرات الکوفی۔ ابراہیم الکوفی۔ الصفحۃ ۱۸۳

ترجمہ

حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھے جب کہ ان کے پاس حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے جو تورات اور کتب انبیاء کے عالم تھے ان سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے کعب بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے بعد سب سے بڑا عالم کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں سب سے بڑے عالم یوشع بن نون تھے اور یہی موسیٰ کے بعد ان کے وصی تھے

حدیث کے الفاظ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بلافصل کو ثابت کرنا محض جہل مرکب ہے الفاظ حدیث سیاق و سباق کے ساتھ ذرا ملاحظہ فرمائیں

وقد قال ابو داود الطیالسی فی مسندہ حدثنا شعبۃ عن الحکم عن معصب بن سعد عن ابیہ قال خلف رسول اللہ علی بن ابی طالب فی غزوۃ تبوک فقال یارسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان؟ فقال اماترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی غیر انہ لانبی بعدی

کتاب البدایۃ والنھایۃ - لابن کثیر - جلد ۴ - الصفحہ ۲۵۹

facebook.com/Ahlesunnat Kade Rafizi wa Kharijii

ترجمہ

ابوداود و طیالسی نے اپنی مسند میں کہا ہمیں شعبہ نے الحکم سے اور الحکم نے المعصب بن سعد سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ تبوک کے وقت گھر پر ہی ٹھہرنے کو کہا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑیں گے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کیا تو یہ پسند نہیں کرتا کہ تیری حیثیت میرے نزدیک ویسی ہی ہو جیسے ہارون کی موسی کے ساتھ تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں

فصلٌ

قال يونس بن بكير ، عن ابن إسحاق[١] : ثم استتبَّ برسول الله ﷺ سفره وأجمع السير ، فلما خرج يوم الخميس ضرب عسكره على ثنية الوداع ، ومعه زيادة على ثلاثين ألفاً من الناس ، وضرب عبد الله بن أُبيّ عدوُّ الله عسكره أسفل منه ، وما كان فيما يزعمون بأقلّ العسكرين ، فلما سار رسول الله ﷺ تخلّف عنه عبد الله بن أُبيّ في طائفةٍ من المنافقين وأهل الرِّيب .

قال ابن هشام[٢] : واستخلف رسول الله ﷺ على المدينة محمد بن مسلمة الأنصاريَّ . قال : وذكر الدَّراوَرديُّ أنه استخلف عليها عام تبوك سِباع بن عُرْفُطَة .

قال ابن إسحاق[٣] : وخلَّف رسول الله ﷺ عليَّ بن أبي طالبٍ على أهله وأمره بالإقامة فيهم فأرجف به المنافقون ، وقالوا : ما خلَّفه إلا استثقالاً له وتخفُّفاً منه . فلما قالوا ذلك أخذ عليٌّ سلاحه ، ثم خرج حتى لحق برسول الله ﷺ وهو نازلٌ بالجرف ، فأخبره بما قالوا فقال : « كذبوا ولكنّي خلَّفتك لما تركتُ

قال ابن إسحاق[٣] : واستخلف المنافقين وأهل الرِّيب .

المنافقون ، وقالوا : ما خلَّفه منه ، ومما يزنافقين وأهل الفارجف

لحة م سدل الله ﷺ وهو من المناهل الزيب رسول الله ﷺ على المد... بم بن سعد بن ابي وقّاصٍ ، عن أبيه سعدٍ أنه سمع رسول الله ﷺ يقول لعليٍّ هذه المقالة .

وقد روى البخاريُّ ومسلمٌ[٥] هذا الحديث من طريق شعبة ، عن سعد بن إبراهيم ، عن إبراهيم بن سعد بن أبي وقاصٍ ، عن أبيه به .

وقد قال أبو داود الطَّيالسيُّ في « مسنده »[٦] : حدَّثنا شعبة ، عن الحكم ، عن مصعب بن سعدٍ ، عن أبيه قال : خلَّف رسول الله ﷺ عليَّ بن أبي طالبٍ في غزوة تبوك ، فقال : يا رسول الله ، أتخلّفني في النساء والصبيان ؟ فقال : « أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبيَّ بعدي ؟ » وأخرجاه من طرقٍ ، عن شعبة نحوه . وعلَّقه البخاريُّ أيضاً من طريق أبي داود ، عن شعبة .

---

(١) انظر « دلائل النبوة » للبيهقي (٥/ ٢١٩) .
(٢) انظر « السيرة النبوية » لابن هشام (٢/ ٥١٩) .
(٣) انظر « السيرة النبوية » لابن هشام (٢/ ٥١٩) .
(٤) انظر « السيرة النبوية » لابن هشام (٢/ ٥٢٠) .
(٥) رواه البخاري رقم (٣٧٠٦) ومسلم رقم (٢٤٠٤) .
(٦) رقم (٢٠٦) بتحقيق الدكتور محمد بن عبد المحسن التركي ، طبع دار هجر بالقاهرة ، وقد فليراجع .

رد رافضيات
RADDE_RAFZIAT

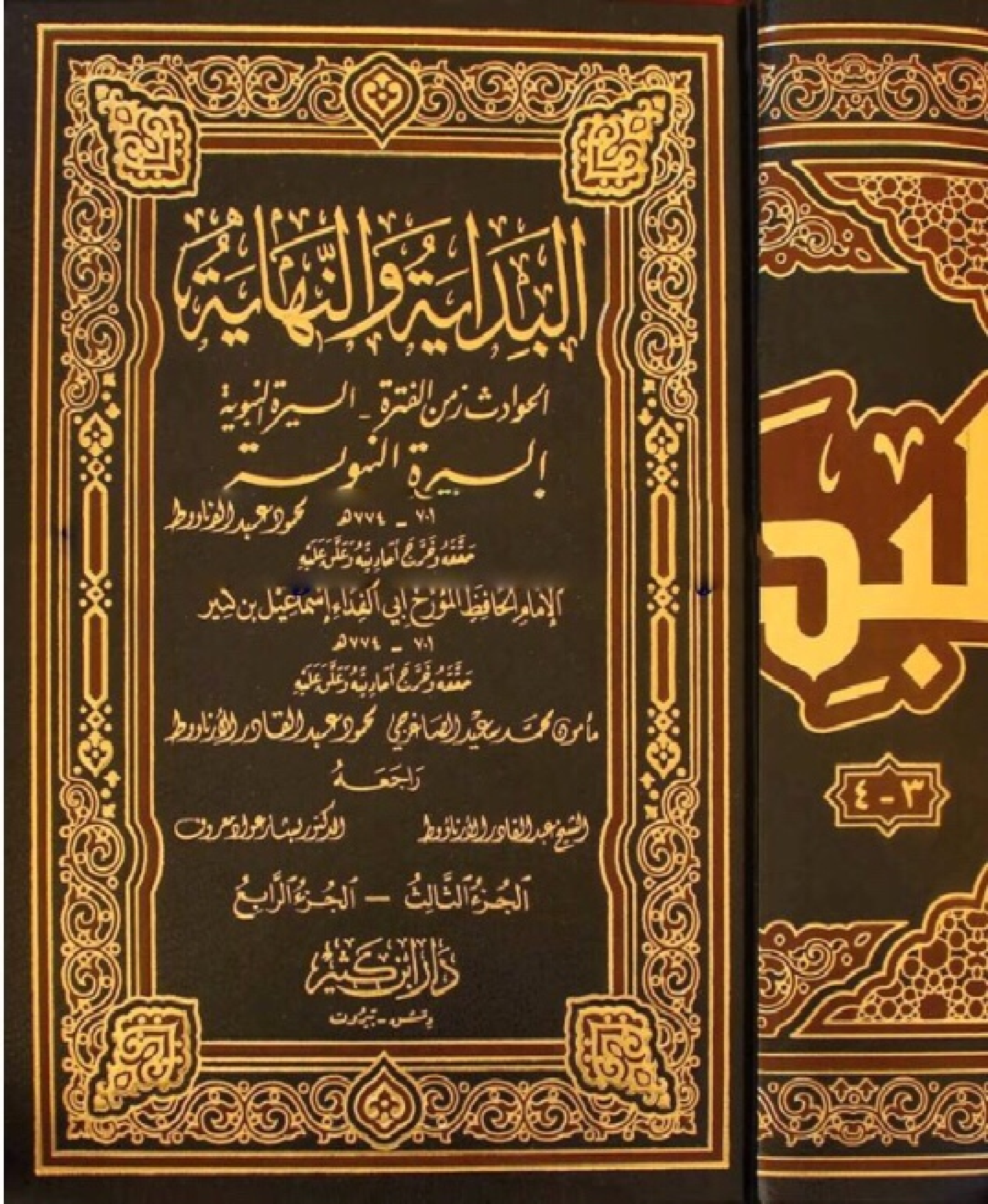

اسی تفسیر میں آگے یہ لکھا ہے

فان موسی لما توفی اوصی الی یوشع بن نون علیہ السلام

کتاب تفسیر فرات الکوفی۔ ابراہیم الکوفی۔ الصفحہ ۱۸۳

ترجمہ

جب موسیٰ علیہ السلام اس دار فانی سے رحلت فرمانے لگے تو انہوں نے جناب یوشع بن نون
کو اپنا وصی مقرر کیا

بحار النوار میں روایت ہے

یا رسول اللہ ما من نبی الا وکان لہ خلیفتان خلیفۃ یموت قبلہ وخلیفۃ یبقی بعدہ وکان خلیفۃ موسی فی حیاتہ ھارون علیہ السلام فقبض قبل موسی ثم کان وصیہ بعد موتہ یوشع بن نون وکان وصی عیسی علیہ السلام فی حیاتہ کالب بن یوفنا فتوفی کالب فی حیات عیسی ووصیہ بعد وفاتہ شمعون بن حمون

کتاب بحار الانوار - العلامۃ المجلسی - ج ۲۵ - الصفحۃ ۱۱۷

ترجمہ

یا رسول اللہ ایسا کوئی نبی نہیں گذرا جس کے دو خلیفہ نہ ہوں ایک خلیفہ اس سے پہلے مرتا ہے اور ایک خلیفہ اس کے بعد زندہ رہتا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کا خلیفہ حضرت ہارون علیہ السلام تھا اور ان کے بعد ان کا وصی یوشع بن نون تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ان کا خلیفہ کالب بن یوفنا تھا کالب بن یوفنا ان کی زندگی میں مر گیا اس کے بعد ان کا وصی شمعون بن حمان تھا

أوصياء الأنبياء، وأحببت أن أعلم وصيّ محمّد ﷺ.

فلمّا قدمت ركابنا المدينة أتيت رسول الله ﷺ وخلّفت الركاب مع الحيّ فقلت: يا رسول الله ما من نبيّ إلاّ وكان له خليفتان: خليفة يموت قبله، وخليفة يبقى بعده، وكان خليفة موسى في حياته هارون عليه السلام فقبض قبل موسى، ثمّ كان وصيّه بعد موته يوشع بن نون، وكان وصيّ عيسى عليه السلام في حياته كالب بن يوفنّا فتوفّي كالب في حياة عيسى، ووصيّه بعد وفاته شمعون بن حمون الصفا ابن عمّة مريم، وقد نظرت في الكتب الأولى فما وجدت لك إلاّ وصيّاً واحداً في حياتك وبعد وفاتك فبيّن لي بنفسي أنت يا رسول الله من وصيّك؟

فقال رسول الله ﷺ: إنّ لي وصيّاً واحداً في حياتي وبعد وفاتي. قلت له: من هو؟ فقال: ايتيني بحصاة فرفعت إليه حصاة من الأرض فوضعها بين كفّيه ثمّ فركها بيده كسحيق الدّقيق ثمّ عجنها فجعلها ياقوتة حمراء ختمها بخاتمه فبدا النقش فيها للناظرين ثمّ أعطانيها وقال: يا أمّ سليم من استطاع مثل هذا فهو وصيّي.

قالت: ثمّ قال لي: يا أمّ سليم وصيّي من يستغني بنفسه في جميع حالاته كما أنا مستغنٍ، فنظرت إلى رسول الله ﷺ وقد ضرب بيده اليمنى إلى السقف وبيده اليسرى إلى الأرض قائماً لا ينحني في حالة واحدة إلى الأرض، ولا يرفع نفسه بطرف قدميه.

الدقيق ثمّ عجنهجنها فجعمحو بيه كفض ما... فرفعت إليه حصاة... مستغنٍ،

قال: يا أمّ سليم ليم عن الّذي صنع من كفّيه ثمّ ... ياء ثمّ ختمها فبدا النقش فيها، الأرض من صغره وسنيت: يا أبا الحسن؟ فقال: من قالت: فرفعت، ثمّ مدّ يده اليمنى،

عليّاً عليه السلام فقلت: أنت وصي محمّد ﷺ؟ قال: نعم، ما تريدين؟ قلت: وما علامة ذلك؟ فقال: ايتيني بحصاة قالت: فرفعت إليه حصاة من الأرض فوضعها بين كفّيه ثمّ فركها بيده فجعلها كسحيق الدقيق ثمّ عجنها فجعلها ياقوتة حمراء ثمّ ختمها فبدا النقش فيها للناظرين ثمّ مشى نحو بيته فاتّبعته لأسأله عن الّذي صنع رسول الله ﷺ فالتفت إليّ ففعل مثل الّذي فعله، فقلت: من وصيّك يا أبا الحسن؟ فقال: من يفعل مثل هذا.

قالت أمّ سليم: فلقيت الحسن بن عليّ عليه السلام فقلت: أنت وصيّ أبيك هذا؟ وأنا أعجب من صغره وسؤالي إيّاه مع أنّي كنت عرفت صفتهم الاثني عشر إماماً وأبوهم سيّدهم وأفضلهم، فوجدت ذلك في الكتب الأولى، فقال لي: نعم أنا وصيّ أبي فقلت: وما علامة ذلك؟ فقال: إيتيني بحصاة.

قالت: فرفعت إليه حصاة فوضعها بين كفّيه ثمّ سحقها كسحيق الدّقيق ث... ياقوتة حمراء ثمّ ختمها فبدا النقش فيها ثمّ دفعها إليّ، فقلت له: فمن وصيّك... مثل هذا الّذي فعلت، ثمّ مدّ يده اليمنى حتّى جازت سطوح المدينة وهو قا... اليسرى فضرب بها الأرض من غير أن ينحني أو يتصعّد فقلت في نفسي:

رد رافضیت RADDE_RAFZIAT

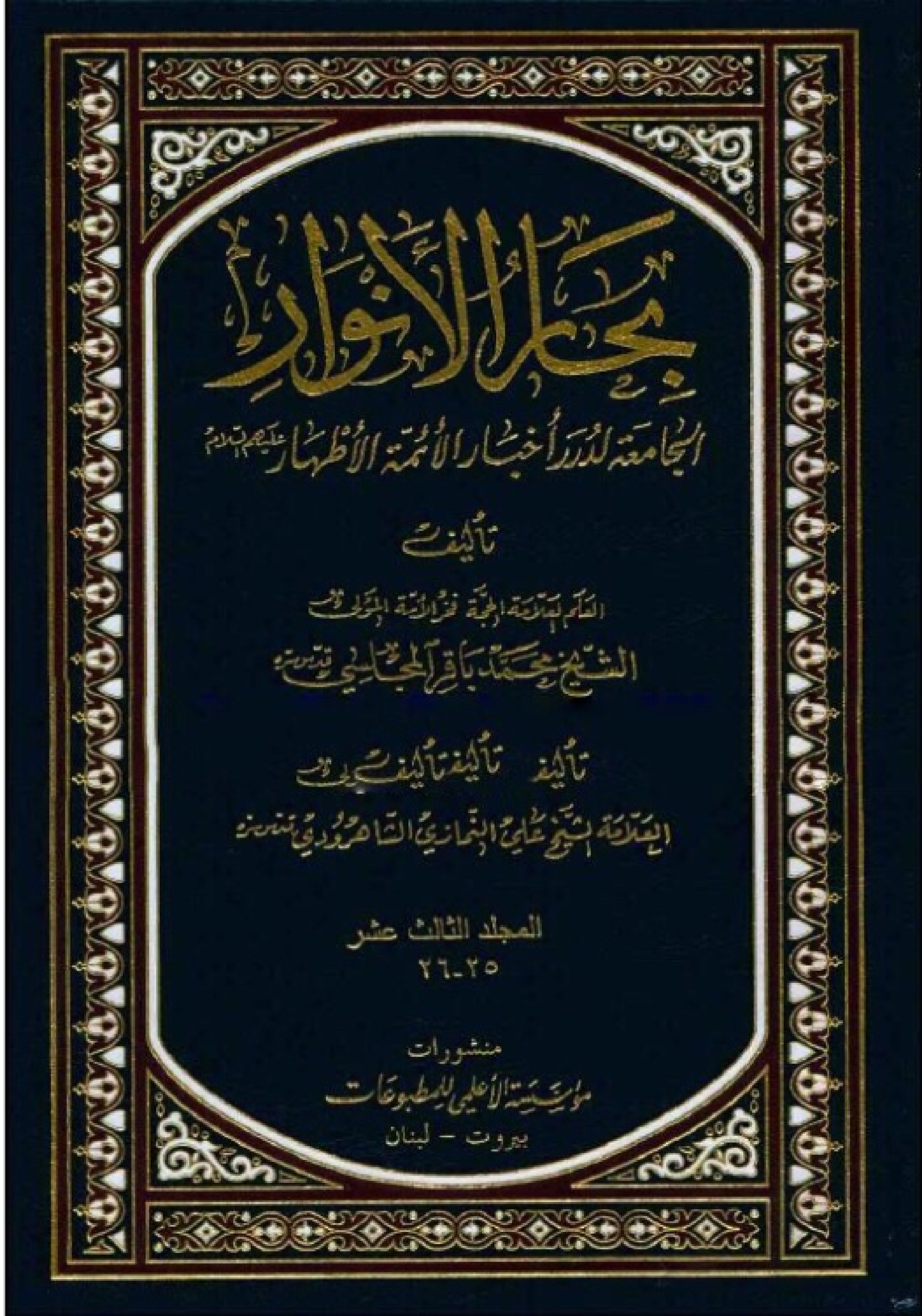

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اس حدیث پاک سے حضور علیہ السلام کا اپنے بعد نہ تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنا خلیفہ بلا فصل بنانا مقصود تھا اور نہ ہی اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ مفہوم سمجھا جو رافضی لوگ ان کے بارے میں قائم کیے ہوئے ہیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ ان الفاظ کے ذریعے آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو صرف دنیوی امور کے لیے اہل عیال پر نگران مقرر کرنے کا ذکر فرمایا غزوہ تبوک میں شمولیت کے بعد حضرت عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ کو دنیوی امور کے لیے مقرر فرمایا اور نماز پنجگانہ کی جماعت انہی کے سپرد ہوئی تھی